بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہار شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۷ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۶ صفر ۱۳۸۷ھ ۱۷ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۰۶

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۶ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— مورخہ ۱۳ مئی کو بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی کلاس کے اختتام پر ایک تقریب ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ اور خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جس کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر ناظم تربیتی کلاس نے کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلاس کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لئے مختلف خدام کو سٹیج پر بلایا۔ اور ان سے تقاریر کرنے یا بعض اسباق دہرانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ خدام نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی۔ بعد ازاں حضور نے مجموعی لحاظ سے اور نصاب کے مختلف حصوں میں اور کھیلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اور جملہ خدام و کارکنان کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں حضور نے تقریر کرتے ہوئے خدام کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی معنوں میں دعا کرنے کے لئے بھی دعا کی ہی ضرورت ہے

خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو دعا ضرور کرتے رہنا چاہیئے

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دُعا ہے اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو تکلف اور تصنّع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳)

جماعت احمدیہ کے ممتاز بزرگ اور حضرت المصلح الموعودؓ کے رفیق کار

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۱۶ مئی۔ ہم نہایت رنج و غم کے ساتھ یہ خبر احباب جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نہایت مخلص رفیق کار حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ایک لمبی علالت کے بعد ۱۶/۱۵ مئی کی درمیانی شب کو ڈیڑھ بجے کے قریب ۸۰ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ آج بعد نماز عصر ساڑھے چھ بجے شام مقبرہ بہشتی ربوہ کے میدان میں ادا کی جائے گی۔

حضرت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے وقف رکھی تبلیغی تربیتی اور تنظیمی میدان میں آپ کو سلسلہ احمدیہ کی گراں قدر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور جلیل القدر صحابی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی تھے۔ عربی کی تعلیم آپ نے ممالک عربیہ میں حاصل کی۔ جس کے بعد کچھ عرصہ آپ دمشق کے ایک کالج میں پرنسپل بھی رہے۔ قادیان واپس تشریف لا کر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی زیر ہدایت صدر انجمن احمدیہ کے ناظر کی حیثیت سے مختلف محکموں میں ایک لمبے عرصہ تک ایسی شاندار اور قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ جنہیں سلسلہ کا کوئی مورخ کبھی نظر انداز نہیں کر سکے گا

ادارہ الفضل حضرت شاہ صاحب کی بیگم صاحبہ۔ صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور جملہ دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور آپ کی وفات سے جماعت میں بظاہر جو خلا اور کمی محسوس ہوتی ہے اسے محض اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ ؍مئی ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

گزشتہ سے پیوستہ

ایک عظیم الشان کام جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرانجام دیا ہے۔ وہ آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم ہے۔ فیج اعوج کے زیر اثر اہل علم حضرات نے یہ عقیدہ بنا لیا تھا۔ کہ نبوت کے فیوض بھی نبوت کے ساتھ ختم ہو گئے ہیں۔ اب نہ صرف کوئی نبی نہیں آسکتا۔ بلکہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام بھی نہیں ہو سکتا۔ جو وہ اپنے کسی برگزیدہ کی طرف کرے تاکہ تبلیغ اسلام اس کی راہ نمائی کرے بلکہ اب اکثر ظنیات ہی کا زمانہ ہے کوئی یقینی بات کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا نہیں ہو سکتی۔ البتہ زیادہ سے زیادہ ایک برگزیدہ انسان کی طرف اس کی ذاتی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ الہام۔ کشوف اور رؤیا کے ذریعہ اپنی خوشنودی وغیرہ سے متعلق کلام نازل کر سکتا ہے اور بس۔ فیوض نبوت محمدیہ کا یہ تنگ دائرہ دراصل تجدید و احیائے دین کی سب سے بڑی روک بنا رہا ہے۔ اور مجددین جو حدیث مجددین اور آیہ انا لہ لحافظون کے مطابق دنیا میں آتے رہے ان کے کام میں سخت حائل رہا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق مجددین بھیجتا رہا ہے۔ تمام مسلمانوں کی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی چلی گئی ہے اور اس کا وہ نتیجہ نکلا ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ دراصل آیت خاتم النبیین کے صحیح معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ کہ اہل علم حضرات اپنے قیاسات کے مطابق اعلائے کلمۃ الحق کا کام کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور بجائے دین کی خدمت کے اکثر حالتوں میں دین کی تباہی کا باعث ہوتے رہے ہیں۔ اور دین میں بدعتوں کا ڈھیر لگاتے چلے آئے ہیں۔

اسی غلط عقیدہ کا نتیجہ ہے کہ ایک طرف تو خشک ملائیت پیدا ہو گئی۔ اور دوسری طرف جھوٹے اور مبالغہ کرنے والے صوفی رونما ہو گئے۔ اور ہر دو طریقوں سے شریعت میں ہزاروں قسم کی بدعات داخل ہو گئیں۔ حالانکہ مجددین اپنے اپنے وقت پر حقیقت کا اظہار وقت کے لحاظ سے کرتے رہے۔ مگر یہ مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے۔ کہ اب اکثر تعلیم یافتہ اسلام ہی سے منحرف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور بڑی سے بڑی کھیپ جو سواد اعظم کہلاتی ہے شریعت کی پابندی کی بجائے طرح طرح کے خود ساختہ وظائف قبر پرستی اور اسی قسم کی بدعات میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور یہ قباحت اسی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ اہل علم حضرات نے ختم نبوت کے غلط معنی لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیئے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے مجددین کے راستہ میں روک بنتے رہے ہیں۔ چنانچہ ہمیشہ مجددین کی جماعت باوجود بڑی بڑی قربانیوں کے سواد اعظم کو فعال بنانے میں سخت دقتیں محسوس کرتے چلے آئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اس روک کو راستہ سے ہٹایا ہے اور آپ نے بتایا ہے کہ آیہ خاتم النبیین میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ چنانچہ آپ نے "ایک غلطی کے ازالہ" میں فرمایا ہے۔

"ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴-۵)

اسلامی نظام کی ایک جھلک

ایک خبر

۸ ؍اپریل۔ لائل پور میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے آج لائل پور میں جماعت اسلامی کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تلقین کی کہ وہ حالات سے مایوس نہ ہوں۔ جس طرح مشرق سے سورج طلوع ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام ناگزیر ہے۔ ...... آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کارکنوں کو بتایا کہ میں سیاسی جماعتوں کے اتحاد کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ مجھے قوی امید ہے کہ میری کوششیں کامیاب ہوں گی۔ ......

(روزنامہ کوہستان)

اسلامی نظام اور سیاسی جماعتوں کا اتحاد دونوں باتیں بظاہر بہت اچھی ہیں مگر ہر بات کا پس منظر کہنے والے کے نفسیات سے متعین ہوتا ہے۔ جماعت کے کارکنوں اور سیاسی جماعتوں کو مودودی صاحب کے نظریات کا ضرور مطالعہ کر لینا چاہیئے۔ ہم یہاں دونوں کی راہ نمائی کے لئے آپ کے حکیمانہ اقوال میں سے صرف ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے واللّٰہ الموفق للصواب کہ جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو۔ وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً و عملاً منحرف ہو چکے ہیں۔ اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔ اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا۔ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے۔ بچا لیا جائے پھر جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں۔ انہیں دل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لئے اپنی سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے۔ اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں"۔

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۸۰)

اس سے جماعتوں کے کارکنوں اور سیاسی جماعتوں کو معلوم ہو جائے گا کہ مودودی صاحب کی جمہوریت کن عناصر کی آمیزش سے وجود میں آتی ہے۔ پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے ساحل کو حاصل کرنے کے لئے خون کے کس دریا سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لیے جماعت کو مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ÷

الفضل کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۳ ؍مئی ۱۹۶۷ء کو الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا جو انشاء اللہ مسئلہ خلافت کے متعلق بہت سے اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

★——★

معارف قرآن مجید

اُولی الامر منکم سے کیا مُراد ہے؟

(مکرّم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری)

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

یٰاَیُّھا الّذین اٰمنوا
اطیعو اللّٰہ و اطیعوا
الرّسول و اولی الامر منکم
یعنے اے مومنو! اطاعت کرو
اللہ کی اور اطاعت کرو رسول
(صلے اللہ علیہ وسلم) اور اپنے
حکّام کی۔"

بعض لوگ اس آیت کی وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہیں کہ مسلمانوں کو صرف مسلمان حکام کی فرماں برداری کرنے کی اجازت ہے۔ کافر حکام کی فرماں برداری کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ارشاد یہ ہے واولی الامر منکم کہ فرماں برداری کرو ان حکام کی جو تم میں سے ہوں۔

اگر یہ مفہوم صحیح مان لیا جائے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جانتے ہوئے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ کفار کی حکومت میں رہے گا انہیں مالایطاق امر کا مکلّف بنادیا ہے اور ہر زمانہ میں کروڑ ہا مسلمان اس حکم کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے رہے اور اب تک ہو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لایکلّف اللّٰہ نفسًا اِلّا وسعھا

کہ ہر شخص کو اس کی وسعت اور طاقت کے مطابق حکم دیا جاتا ہے۔

دراصل اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے حکام کی فرماں برداری کرو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے مُراد یہ ہے کہ دین کے احکام کی پیروی کرو۔ اس کے بعد حکّام کی فرماں برداری کا حکم دیا۔ یہ حکّام دو قسم کے ہوسکتے ہیں ایک روحانی جو لوگوں کو احکامِ شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دیں دوم ظاہری جو رعیت کی جان، مال اور عزّت کی نگرانی کریں۔ یہ ظاہری حاکم مومنوں میں سے بھی ہوسکتے ہیں اور کافروں میں سے بھی۔ چنانچہ جب مکّہ میں صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) پر ناقابلِ برداشت ظلم ڈھائے جارہے تھے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کہ تم حبشہ میں چلے جاؤ کیونکہ انّ بھا ملکًا لایظلم ولایظلم عندہٗ احدٌ۔ اس ملک میں ایک صالح بادشاہ ہے جو نہ کسی پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی پر ظلم ہونے دیتا ہے۔" (تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۶۷ مطبوعہ مصر) حالانکہ اس بادشاہ کو ابھی مسلمان ہونے کا شرف حاصل نہ ہُوا تھا۔

بات دراصل یہ ہے کہ جو لوگ مسلمانوں سے صلح رکھتے ہیں مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان پر ظلم نہیں کرتے اور ان کے اموال اور عزّت کا اسی طرح خیال رکھتے ہیں جس طرح اپنے اموال اور عزّت کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کا حصّہ ہی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنی عوف قبیلہ کے یہودیوں نے مسلمانوں سے صلح کا معاہدہ کیا ہُوا تھا اور وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر حملہ آور دشمنوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ انہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔ فرمایا

انّ یھود بنی عوفٍ اُمّۃٌ مّن المؤمنین کہ بنی عوف کے یہودی مسلمانوں کا ہی ایک حصّہ ہیں اس حدیث کے متعلق نہایہ ابن الاثیر جزء ا صفحہ ۵۳ مطبوعہ مصر میں لفظ اُمّۃ کے ماتحت لکھا ہے

"یرید انّھم بالصّلح
الّذی وقع بینھم و
بین المؤمنین کجماعۃٍ
مّنھم کلمتھم وایدیھم
واحدۃ۔"

کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہودی اس صلح کی وجہ سے جو ان میں اور مسلمانوں میں ہوتی ہے مسلمانوں کی ایک جماعت کی طرح ہیں۔ کیونکہ ان کی بات (صلح و جنگ میں) اور ہاتھ ایک ہیں۔"

پس جو لوگ دنیوی امور میں مسلمانوں سے صلح رکھتے ہیں وہ مسلمانوں میں سے ہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی بناء پر تحریر فرمایا ہے :-

"اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے،
اطیعوا اللّٰہ واطیعوا
الرّسول و اولی الامر
منکم۔ اولی الامر سے مُراد
جسمانی طور پر بادشاہ اور
روحانی طور پر امام الزمان
ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص
ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو
اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں
حاصل ہوسکے۔ وہ ہم میں سے ہے۔"
(ضرورت الامام صفحہ ۲۳)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس آیت کے ابتداء میں مومنوں سے خطاب کیا گیا ہے اس لئے اس آیت اولی الامر منکم سے صرف مسلمان حاکم ہی مراد ہوسکتے ہیں۔

اوّل تو یہود بنی عوف والی حدیث نے اس قول کی تردید کردی ہے۔ پھر یہ کوئی ضروری نہیں کہ اگر کسی آیت میں پہلے مومنوں کا ذکر ہو تو اس کے بعد منکم سے بھی مُراد صرف مومن ہی ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وسیق الّذین کفروا
الٰی جھنّم زمرًا حتّٰی
اذا جاؤھا فتحت
ابوابھا وقال لھم
خزنتھا الم یأتکم
رسلٌ منکم۔
(سورۃ الزمر آیت ۷۱)

کہ قیامت کے دن کافروں کو گروہ در گروہ جہنّم کی طرف ہانکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ جہنّم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔ اور اس کے دربان انہیں کہیں گے کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے۔"

دیکھئے اس آیت میں پہلے ان کفّار کا ذکر ہے جنہیں جہنّم میں ڈالا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ کیا تم میں سے تمہاری طرف رسول نہ بھیجے گئے تھے؟" اب کیا "تم میں سے" کا یہ مفہوم لینا درست ہے کہ وہ رسول بھی کافر تھے؟ ہرگز نہیں۔

اگر رسلٌ منکم سے مراد "تمہارے رسول" لیا جائے تو اولی الامر منکم سے بھی "تمہارے حاکم" مراد ہوں گے۔ خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں جیسے امام الزمان اور خلفاء، خواہ وہ مسلمانوں میں سے نہ ہوں جیسے دیگر دنیوی بادشاہ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

جلسۂ یومِ خلافت کے متعلق ضروری اعلان

۲۸ رمئی کو تمام جماعتوں میں پُورے اہتمام سے جلسے منعقد کئے جائیں

۲۷ رمئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق جماعتِ احمدیہ کا خلافت پر اجماع ہُوا۔ نبوّت کے بعد خلافت خدا تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کی اہمیت اور شکرانہ کے لئے جماعتوں میں ۲۷ رمئی کو جلسہ کیا جاتا ہے۔

امسال ۲۸ رمئی ۱۹۶۷ء کو تمام جماعتوں میں یہ جلسہ پورے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جائے اور صحیح عذر کے بغیر کسی بھائی اور بہن کو جلسہ کی برکات سے حصّہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی ذمّہ داری ہے کہ وہ اس جلسہ کو پورے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ۲۷ رمئی کی بجائے ۲۸ رمئی کا دن اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اتوار کا دن ہے اور اس دن عام تعطیل ہوتی ہے۔ جلسہ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں پہنچ جانی چاہئیں۔ مندرجہ ذیل مضامین بالخصوص رکھے جائیں:-

(۱) برکاتِ خلافت (۲) خلافت کا مقام اور اس کی اہمیّت
(۳) احمدیت میں خلافتِ ثالثہ کی خصوصیات۔
(۴) خلافتِ احمدیہ اور ہماری ذمّہ داریاں۔
(۵) خلیفہ وقت کی تحریکات۔

۲۳ رمئی کو الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا جس سے لیکچرار صاحبان استفادہ کرسکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے :-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریکِ جدید)

ہمارا پیارا مسعود

(محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت ہیگ)

محترم چوہدری صاحب نے یہ مضمون مکرم مسعود احمد خاں صاحب مرحوم (ابن محترم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن) کی یاد میں لکھا ہے جو کہ ایک نہایت مخلص اور ہونہار احمدی نوجوان تھے گذشتہ ایام میں بجلی کے حادثہ سے لنڈن میں وہ وفات پا گئے تھے۔ (ادارہ)

ایمان اور معرفت کا سب سے اہم تقاضہ یہ ہے کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا باقی سب افکار سے بڑھ کر محبوب ہو اور ایمان کا دعوےٰ کرنے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ رضائے الٰہی کو باقی سب باتوں پر ترجیح دے۔ اس وراء الوراء ہستی کو پانے کی یہی شاہراہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا انعام کے ذریعے بھی امتحان کرتا ہے اور مصائب اور شدائد کے ذریعے بھی۔ اور بندہ ان دونوں دروازوں سے محبوبِ حقیقی کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے صحیح استعمال اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی متواتر یاد کے ذریعے بھی اور مشکلات اور مصائب پر صبر اور خدا تعالیٰ کی رضا کو بشاشت کے ساتھ قبول کرنے کے ذریعے بھی۔ شکر و صبر ایک ہی سیڑھی کی کڑیاں ہیں۔ وہ اپنی حکمتوں کی گہرائیوں کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم اُن کا اُسی حد تک احاطہ کر سکتے ہیں جس حد تک وہ خود ہی اپنے فضل سے ہمیں اس راز سے واقف کرے مثلاً جیسے فرمایا ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مومن کے لئے یہی شایاں ہے کہ وہ انعام پر بھی الحمد للہ کہے اور غم اور مصیبت کا اگر پہاڑ بھی ٹوٹ پڑے تو اس پر بھی صبر کرتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون کی حقیقت کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

جذبات اور احساسات بھی خدا تعالیٰ ہی کے عطا شدہ ہیں اور خدا تعالیٰ نے اُن کے اندر بڑی حکمتیں رکھی ہیں ان کے مناسب مقامات پر اور اُن سے متعلق حدود کے اندر اُن کا استعمال انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں ممد درجہ ممد ہو لیکن مقام اور دائرے کا لحاظ لازم ہے۔ صاحبزادہ ابراہیم کی وفات کے موقعہ پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اس مقام اور دائرے کو بھی عملاً واضح فرما دیا

العین تدمع والقلب یحزن
ولکن لا نقول الا ما یرضیٰ
وربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاءٌ ثم ذوق وارتیاح

اور اس عاجز نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے موقع پر جب جنازہ ہو چکا تو حضور قبر کی تیاری کی انتظار میں بہشتی مقبرے کے اس قطعہ میں زمین پر تشریف فرما ہوئے جو بعد میں صحابہ کے لئے مخصوص کیا گیا اور نہایت وقار اور متانت کے ساتھ جو آپکی سیرت خاصہ تھے خدام کی دلجوئی کی خاطر اپنے مولا کی حکمتوں کی وضاحت فرماتے رہے گویا حضورؑ ؎

"بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

کی عملی مثال نظر آرہے تھے۔

یکم مارچ بدھوار کی سہ پہر کو دو تین اصحاب غریب خانہ پر تشریف فرما تھے۔ جب وہ رخصت ہوئے تو عزیز حمید نصر اللہ خاں نے مجھ سے کہا ایک صدمے کی خبر آئی ہے۔ ابھی ابھی جناب چوہدری رحمت خاں صاحب نے ماڈل ٹاؤن سے ٹیلیفون پر بتایا ہے کہ لنڈن سے تار آیا ہے کہ بجلی کے حادثہ سے مسعود احمد کی وفات ہو گئی ہے۔ میں انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا ٹیلیفون کی طرف بڑھا اور جناب چوہدری صاحب کے ٹیلیفون پر آنے پر بھرّائی ہوئی آواز میں کہا چوہدری صاحب مسعود مجھے بہت پیارا تھا۔ چوہدری صاحب نے پورے ضبط کے لہجے میں فرمایا میں جانتا ہوں تم نے خود بھی مجھے بتایا تھا اور مسعود بھی مجھے لکھتا رہتا تھا تم کس قدر محبت اور شفقت کا سلوک اسکے ساتھ کرتے تھے میرے لئے ضبط مشکل ہو رہا تھا۔ چوہدری صاحب نے میری آواز سے اندازہ کر کے فرمایا میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور تمہیں بھی صبر کی توفیق عطا فرمائے اب میں تو کل صبح گجرات جاؤں گا کہ مسعود کی والدہ کو یہ خبر پہنچاؤں اور انہیں تسلی دوں۔

تم جمعہ کے دن جنازہ غائب کی تحریک کر دینا جمعہ کے دن میں نے اپنی توفیق کے مطابق مناسب رنگ میں اس حادثے کی اطلاع احباب کو کر دی اور جناب مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب سے جو اس دن ربوہ سے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ احباب کی طبائع پر اس صدمہ کا بہت اثر تھا۔ نماز میں بہت سے احباب کی الحاح اور زاری کی آواز مسعود کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے سنائی دیتی تھی۔

۴ رمارچ ہفتہ کے دن خاکسار ربوہ حاضر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری کے موقع پر لازماً عزیزم مسعود کا ذکر آیا۔ حضور نے فرمایا مسعود کا جنازہ یہاں لایا جا رہا ہے۔ خاکسار کے دل میں تھا کہ حضور کی خدمت میں عرض کروں کہ مسعود کا مدفن کسی نمایاں مقام پر ہو لیکن حضور نے خود ہی فرمایا غیر موصیوں کے قبرستان میں میں نے ایک قطعہ شہداء کی قبروں کے لئے مخصوص کر دینے کی ہدایت دی تھی مسعود کو وہیں دفن کیا جائے گا مسعود کی موت بھی شہادت ہے۔

مسعود عنفوانِ شباب میں ترکِ وضعِ خویش پئے مرضیٔ خدا کا نمونہ تھا۔ انگلستان جیسے ملک کے تلاطمِ ضلالت و عصیان کے درمیان اس کی پاکیزہ اور پاکباز زندگی پیر و جوان کے لئے نمونہ تھی۔ میں نے جب پہلی بار اس کی اذان سنی تو احباب کے روبرو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس کفر گڑھ میں اللہ تعالیٰ کا نام ایسے والہانہ اور مخلصانہ ترنم کے ساتھ کانوں میں پڑا۔ مسعود کی قرأت میں بھی یہی کیف ہوتا تھا مجھے جب تقریر کرنے کا اتفاق ہوتا تو میں قرآن پاک کی متعلقہ آیات مسعود کو بتا دیتا تھا اور وہ پیش از وقت ان کو یاد کر لیتے تھے اور تقریر کے شروع میں اُن کی قرأت کرتے تھے۔ میں نے اکثر کہا کہ مسعود کی اذان یا قرأت سنتے ہوئے دل دھوئے جاتے تھے اور خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ نے مسعود کو فرما دیا ہماری جنّت کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہوئے ہیں اب تو تم ہمارے پاس آجاؤ اور مسعود نے کہا کہ میں حاضر ہوں۔ ہمیں مسعود کی خاطر اُس کی وفات کا غم نہیں وہ یقیناً اپنے رب کی رحمت کے سایہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اور ذرہ نوازی سے علیین میں اس کا مقام کرے۔ آمین۔ ہاں اس سے جدائی کا غم ہے۔ لیکن بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ العین تدمع والقلب یحزن ولکن لا نقول الا ما یرضیٰ ربنا وانا بفراقک یا مسعود لمحزونون۔ تم آگے گئے ہو ہم بھی جلد آنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضل سے ہم سب کو اپنی رحمت کے سایہ میں جمع کرے۔ آمین۔

ہم اس دردناک جدائی پر وہی کہتے ہیں جو ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک نہایت مخلص محبّ کی جدائی پر فرمایا ؎

دل بدرد آید ز ہجر اینچنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوندِ کریم
اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

امسال فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول کی چودہ طالبات مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں شریک ہوئیں جو بفضلہ تعالیٰ سب کی سب کامیاب ہو گئیں۔ نتیجہ سو فیصد رہا۔ الحمد للہ۔

کامیاب ہونے والی طالبات میں سے چار نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور سات طالبات سیکنڈ ڈویژن لے کر کامیاب ہوئیں۔ دو طالبات کے وظیفہ کی امید ہے۔

ادارہ ہذا عرصہ دس سال سے زیرِ نگرانی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے صدر لجنہ مرکزیہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس ادارہ کو جو حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے معنون ہے اسلام اور احمدیت کی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ہیڈ مسٹرس)

عقیدۂ وفاتِ مسیح کا اثر عالمِ اسلام پر

ملک محمود احمد صاحب ابن ملک عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ربع صدی قبل خدا تعالےٰ سے خبر پاکر اعلان کیا تھا کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم دوسرے فانی انسانوں کی طرح وفات پاکر داخل جنت ہو چکے ہیں اب ان کے آسمان سے اترنے کا انتظار عبث ہے حضور نے فرمایا:۔

"مسیح موعود کا آسمان سے اترنا
محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد
رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں
اترے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

حضور نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے واضح و بین آثار رونما ہو چکے ہیں۔ ذیل میں صرف چند ایسے مسلمان علماء اور اکابرین کے چند حوالجات درج ہیں۔ جنہوں نے وفات مسیح کے عقیدے کا برملا اظہار اس پیشگوئی کے بعد کیا ہے

۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:۔

"حیاتِ مسیح کا عقیدہ اپنی نوعیت
میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی
عقیدہ ہے اور اسلامی شکل و لباس
میں نمودار ہوا ہے۔"

("نقشِ آزاد" مرتبہ مولانا غلام رسول صاحب مہر۔ ناشر کتاب منزل" لاہور)

۲۔ شیخ الازہر مفتی مصر الاستاذ علامہ محمود شلتوت مرحوم لکھتے ہیں کہ

"حضرت مسیح کے دشمن انہیں
مقتول اور مصلوب نہیں بنا سکے
بلکہ اللہ تعالےٰ نے ان کی مدت
پوری کرکے انہیں وفات دیدی
اور اپنی طرف رفع فرمایا۔"

(کتاب الفتاوی مطبوعہ ازہر دسمبر ۱۹۵۹ء)

۳۔ "شاعرِ مشرق" علامہ سر محمد اقبال فرماتے ہیں:۔

میناروں پر اپنے خدا کا نزول دیکھ
اب انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے
(باقیاتِ اقبال ص۱۱۳)

نیز یہ کہ

"جہاں تک میں نے اس تحریک
کے منشاء کو سمجھا ہے احمدیوں
کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیح کی
موت ایک عام فانی انسان کی موت
تھی اور رجعت مسیح گویا ایسے
شخص کی آمد ہے جو روحانی
حیثیت سے اس کا مشابہ
ہے۔ اس خیال سے اس
تحریک پر ایک طرح کا عقلی
رنگ چڑھ جاتا ہے۔"

(رسالہ علامہ اقبال کا پیغام ملتِ اسلامیہ کے نام ص۲۲، ۲۳ منقول از تعلیمات ربانیہ ص۵۵)

۴۔ شیخ الازہر الاستاذ المراغی المرحوم فرماتے ہیں کہ:۔

"آیت سے واضح ہے کہ
اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح
کو وفات دے کر پھر رفع
فرمایا ہے اور وفات کے
بعد رفع سے یہی مراد ہے
کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان
کے درجات بلند ہوئے جیسا
کہ حضرت ادریسؑ کے متعلق
آیت ورفعناہ مکانا
علیاً میں مراد ہے"

(کتاب الفتاوی مطبوعہ مصر ص۲۷)

۵۔ لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبد الرشید ایم اے۔ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ علمائے اسلام نے
جن میں متعدد اہل کتاب بھی
تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کو آسمان پر پہنچا دیا تھا اب
مفسرین کے لئے یہ دقت
پیش آئی کہ انہیں طبعی موت
مارنے کے لئے واپس کس
طرح لایا جائے۔ چنانچہ نبوع
الارض کو ثابت کرنے کے لئے
ان کو بطور قیامت کی نشانی
کے پیش کیا گیا۔"

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۹ دسمبر ۱۹۵۷ء بحوالہ "الفضل" ۱۳ اپریل ۱۹۶۷ء)

۶۔ خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں:

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت
عیسےٰ چوتھے آسمان پر زندہ
موجود ہیں۔ قرآن مجید سے یہ
تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ
کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ صلیب
دی گئی مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ
وہ زندہ آسمان پر اٹھائے
گئے اور اب تک زندہ موجود
ہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ہے
کہ اے عیسےٰ ہم تم کو وفات
دیں گے پھر اپنے پاس تمہارا
درجہ بلند کریں گے۔ یا اپنے
پاس اٹھالیں گے۔ مگر پہلے
وفات کا لفظ ہے۔ جس کے
معنے مرنے کے ہیں۔"

(اخبار "منادی" دہلی ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء ص۱۶)

۷۔ ڈاکٹر احمد زکی ابوشلوی لکھتے ہیں:۔

"اسلام کے نزدیک خدا تعالےٰ
کی ہستی ہر جگہ موجود ہے۔ وہ
آسمان و زمین کا نور ہے لہذا
رفع الی اللہ کی عبارت ہرگز کوئی
مادی معنی نہیں رکھتی جیسا کہ عیسائیوں
کا عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام
آسمان پر اٹھائے گئے بلکہ رفع کے
معنے اپنی حفاظت میں لینے کے ہیں"

(ادجنشائن کا عربی رسالہ "المواہب" مارچ ۱۹۵۵ء)

۸۔ مولوی عبد القیوم ندوی حدیث نبوی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

اے میرے رب! یہ میرے لوگ
ہیں۔ کہا جائے گا تم کو معلوم نہیں
تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ میں
عرض کروں گا جیسے نیک بندے
(حضرت عیسےٰ) نے عرض کیا تھا
جب تک اے رب! میں ان میں
رہا ان سے مطلع رہا اور جب اے
اللہ تو نے مجھ کو وفات دے
دی ان پر تو ہی نگران رہا۔"

(خطبات نبوی" مطبوعہ تاج کمپنی لاہور ص۱۵۶)

نیز مسیح کی دوبارہ بعثت کے بارے میں ایک اور حدیث نبوی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ وہ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس کے بعد عیسےٰ بن مریم علیہ السلام
میری امت مسلمہ میں انصاف کرنے والے
حاکم کی حیثیت میں پیدا ہوں گے" (البضاعۃ ص۲۱)

۹۔ شیخ رشید رضا ایڈیٹر "المنار" مصر حضرت مسیح موعودؑ کی پیشکردہ تفصیل درج کرنے کے بعد رقمطراز ہیں کہ:۔

"مسیح کا فلسطین سے ہندوستان
جانا اور وہاں پر فوت ہو جانا
عقل اور نقل کی رو سے بعید
نہیں" (تفسیر المنار جلد ۲ ص۴۳)

۱۰۔ سعودی عرب کے مشہور مفسر قرآن علامہ عبد الرحمٰن سعدی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:۔

"عیسےٰ کو اللہ تعالےٰ نے عزت
دی کہ آپ کے اصحاب دنیا میں
پھیل گئے۔ ان کی زندگی میں اور
ان کی موت کے بعد"

(تفسیر المنان مطبوعہ مکہ)

۱۱۔ یہ عقیدہ اکا دکا علماء سے نکل کر باقاعدہ تحریک کی شکل میں بعض غیر احمدی فرقوں کا بھی مسلمہ عقیدہ بن چکا ہے، مثلاً غلام احمد پرویز اور ان کی جماعت "اہل قرآن"

۱۲۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے عقیدے کا اظہار یہاں دلچسپی سے خالی نہیں وہ فرماتے ہیں کہ

"قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ
اللہ نے ان کو جسم و روح کے ساتھ
کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمان پر کہیں
لے گیا ہے اور نہ ہی صاف کہتا ہے
کہ انہوں نے زمین پر طبعی وفات پائی
اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی ہے"

(تفہیم القرآن جلد ۱ ص۴۲۰)

یعنی بہرحال عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کے تو یہ بھی شد و مد کے ساتھ قائل نہیں بلکہ مرنجاں مرنج طبیعت پانے کی وجہ سے دونوں فریقوں کے ساتھ ہیں۔ وفات مسیح ماننے والوں کے بھی اور عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ ماننے والوں کے بھی۔ ان کے ساتھ یقیناً یہی عقیدہ ان کے ہزاروں ماننے والوں کا بھی ہے۔

یہ کتنی بڑی فتح ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور کتنا بڑا نشان ہے حضور کی صداقت کا اور کس قدر اثر ہے عالم اسلام پر حضور کی بعثت کا کہ حضور پر ایمان نہ لاتے ہوئے بھی بہت سے لوگ اس عقیدہ سے سخت ناامید اور بدظن ہو کر اسے چھوڑتے جاتے ہیں۔

حق یہی ہے کہ وفات مسیح کا ثابت کرنا وہ عظیم الشان کام ہے جس کے ذریعہ صلیب کا ٹوٹ جانا مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"تم دیکھ لو ان تمام مناظرات کا
جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے
ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر
ثابت کرو کہ درحقیقت مسیح ابن
مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے
یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب
ہونے سے تم عیسائی مذہب کی
روئے زمین سے صف لپیٹ
دو گے۔"

(ازالہ اوہام "طبع پنجم ص۲۳۲)

روحانی نسل کے بڑھانے کا ایک طریق

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد بعد میں آنیوالے دفتر کیلئے معقول تعداد میں نئے مجاہد بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔"

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس کی مختصر روداد

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۷ء کو سوا آٹھ بجے شب زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد ایوان محمود میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری انور حسن صاحب ایم اے قائمقام مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے عہد دہرایا اور مکرم خلیل احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ صدر محترم کے مختصر افتتاحیہ خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے جن کو اللہ تعالیٰ نے امسال حج بیت اللہ سے مشرف فرمایا ہے۔ اپنے حج کے واقعات بیان فرمائے۔

محترم میاں صاحب نے بڑے مؤثر طریق سے یہ واقعات بیان فرمائے۔ آپ کا یہ خطاب ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ جاری رہا۔ اس تقریر کے بعد صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں اس بات کو واضح فرمایا کہ حج کی برکات سے صحیح معنوں میں وہی قوم متمتع ہو سکتی ہے۔ جس میں خلافت جیسی نعمت موجود ہو۔ محترم مولانا صاحب نے امام جماعت کا مقام اور افراد پر اُن کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی اور نوجوانوں کو خاص طور پر خلافت کے استحکام اور خلیفہ وقت سے کامل وابستگی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی ریمارکس کے بعد مکرم چوہدری انور حسن صاحب مہتمم مقامی نے ہر دو بزرگوں اور جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح قریباً ساڑھے دس بجے جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

وعدہ جات وقف جدید

بعض جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے وعدے اب تک موصول نہیں ہوئے۔ سیکرٹری صاحبان وقف جدید اچھی طرح سے جائزہ لیکر تسلی کرلیں کہ ان کی جماعت کے وعدے مرکز میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ بصورت دیگر وہ جملہ افراد جماعت و اطفال سے وعدے لیکر فوراً بھجوا دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ۔

۔ ۔ ۔ ۔ دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات نثار کر کے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی ایک فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۹۶ - محترمہ فضل بی بی صاحبہ بنت تاج محمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ - بالیاں طلائی دو عدد
۱۹۷ - محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ - بالیاں طلائی دو عدد
۱۹۸ - محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب گلبرگ لاہور - چوڑیاں طلائی دو عدد
۱۹۹ - محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ سردار غلام احمد مصطفیٰ کماس ضلع لاہور - بالیاں طلائی دو عدد
۲۰۰ - محترمہ کفیلہ خانم صاحبہ بنت شیخ تاج دین صاحب لاہور - انگوٹھی طلائی ایک عدد

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ایک معلوماتی سفر

جغرافیائی اور سائنسی معلومات کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے چھ اساتذہ اور اکتالیس طلباء پر مشتمل ایک گروپ منگلا ڈیم کو دیکھنے کے لئے چھ مئی کو بذریعہ چناب ایکسپریس جہلم روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل امیر قافلہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے سفر سے کامیاب مراجعت کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

رات کو ڈیڑھ بجے جہلم ریلوے سٹیشن پہنچنے پر جماعت احمدیہ جہلم کے نمائندگان نے اہل قافلہ کا استقبال کیا۔ وہاں سے مسجد پہنچے اور تھوڑا آرام کرنے کے بعد نماز فجر کی ادائیگی اور ناشتہ سے فارغ ہو کر یہ گروپ بذریعہ بس منگلا روانہ ہوا۔ امیر جماعت احمدیہ جہلم محترم مولوی عبد الکریم صاحب اور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منگلا محترم مرزا نذیر احمد صاحب کے علاوہ چند خدام بھی ساتھ تھے۔ منگلا پہنچ کر منگلا کالونی میں معلوماتی دفتر سے رابطہ قائم کیا گیا۔ جہاں متعلقہ عملہ نے ہمیں ڈیم کے بارہ میں نقشہ کے ذریعہ تقریباً پون گھنٹہ تک مکمل معلومات بہم پہنچائیں۔ اور اسکے بعد سوالات کا طویل اور دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ ہم اس ضمن میں محترم نصر اقبال صاحب ڈپٹی سینئر انجینئر کے ممنون ہیں کہ انہوں نے نہ صرف منگلا میں ہمارے لئے فری لفٹ کا انتظام کیا بلکہ طلباء کے سوالات کے پُر از معلومات جواب دیئے۔ اور اسکے بعد طلباء کو [illegible] لے جاکر تمام ڈیم اور ارد گرد کے علاقہ کا مشاہدہ کرایا اور وہاں بھی طلباء کو معلومات بہم پہنچائیں۔ یہ تمام کارروائی تقریباً تین گھنٹہ جاری رہی۔ دوپہر کے کھانے سے فراغت اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہ گروپ منگلا سے جہلم کے واپسی سفر کے لئے روانہ ہو کر شام چھ بجے جہلم پہنچا۔ جہاں طلباء نے دریائے جہلم کا پل اور نیا بنا ہوا پل دیکھا اور دیگر مقامات کی سیر کی رات کو ڈھائی بجے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو کر صبح بخیریت دس بجے یہ گروپ ربوہ پہنچا۔ الحمدللہ

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم و منگلا اور جماعت کے دیگر احباب نے بڑے خلوص اور محبت سے طلباء و اساتذہ کی راہنمائی کی اور انہیں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی۔ خدا تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے آمین۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● حیدر آباد ۱۵ رمئی۔ صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر اے بی اخوند نے کہا ہے کہ صوبہ میں صوبائی اسمبلیوں کو ایسے آرڈیننسوں میں ترمیم کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا جو ایسے وقت پر جاری ہوئے ہوں جبکہ اسمبلیوں کے اجلاس نہ ہو رہے ہوں۔ انہوں نے بتایا اس سلسلہ میں ضروری قواعد و ضوابط وضع ہو چکے ہیں اور ان کے لئے صوبائی گورنر کی منظوری کا انتظار ہے۔

● نئی دہلی ۱۵ رمئی۔ بہار کے وزیر خوراک نے کہا ہے کہ صوبہ میں کھانے اور پینے کی ہر چیز کا قحط ہے گندم۔ جَو۔ مکی۔ جوار۔ چاول کسی بھی قیمت پر دستیاب نہیں ہیں حتیٰ کہ پینے کا پانی بھی نہیں ملتا۔ اور بعض مقامات پر لوگ پینے کا پانی نہ ملنے سے مر گئے ہیں۔ اوّل تو کھیت سوکھے پڑے ہیں اور جہاں کہیں فصل اگانے کا تھوڑا بہت موقع ہے وہاں بیج دستیاب نہیں۔ وزیر خوراک نے کہا کہ پورا صوبہ بدترین قحط کی لپیٹ میں ہے اور بھوک سے اموات کی خبریں مسلسل موصول ہو رہی ہیں۔

● دمشق ۱۵ رمئی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق گزشتہ روز دریائے فرات میں زبردست سیلاب آ گیا جس کی وجہ سے شمالی شام میں تین ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں دریائے فرات میں اپریل سے سیلاب آ رہے ہیں جس سے اب تک ۲۳ ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

● نیویارک ۱۵ رمئی۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ انہوں نے شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنے کی جو اپیل کی تھی اس کا امریکہ نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ البتہ اقوامِ متحدہ میں امریکی مندوب مسٹر گولڈ برگ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے امریکہ کی اس پالیسی کا ذکر کیا ہے کہ امریکہ اسی وقت کوئی اقدام کرے گا جب دوسرا فریق بھی ایسا کرنے کو تیار ہو۔

● ساہیوال ۱۵ رمئی۔ لائل پور، سیالکوٹ۔ کراچی۔ راولپنڈی اور سکھر کے اضلاع کی جدید چکیوں کو حکومت نے گندم خود فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اقدام گندم کی قیمتوں میں زیادہ سے زیادہ کمی پیدا کرنے کے پیشِ نظر کیا ہے۔

● سائیگون ۱۵ رمئی۔ جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم ائر وائس مارشل نگوین کاؤ کی نے اعلان کیا ہے کہ اگر آئندہ ستمبر میں ہونے والے انتخابات کے نتیجہ میں کسی غیر جانبدار یا کمیونسٹ کو صدر منتخب کر لیا گیا تو وہ طاقت استعمال کریں گے۔

جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم نے یہ نہیں بتایا کہ اگر کسی جانبدار یا کمیونسٹ کو صدر منتخب کر لیا گیا تو وہ اس پر فوج کی مدد سے حملہ کر دیں گے یا طاقت استعمال کرنے کا کوئی اور طریقہ اختیار کریں گے۔

● ڈھاکہ ۱۵ رمئی۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے بھارتی فوج اور عام لوگوں کی طرف سے پاکستانی علاقہ کی خلاف ورزی اور مجرمانہ کارروائیوں کے خلاف حکومت مغربی بنگال سے شدید احتجاج کیا ہے۔ کچھ عرصہ سے ان سرحدی خلاف ورزیوں میں کافی اضافہ ہو گیا ہے جو سرحد کے مختلف سیکٹروں میں کی جا رہی ہیں۔

● لاہور ۱۵ رمئی۔ صوبائی وزیر تعلیم خان محمد علی خان نے کہا ہے کہ ہمیں نوجوانوں کی فنکارانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف پوری پوری توجہ دینی چاہئیے اور ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہئیے تاکہ موجودہ نسل کے کارنامے آئندہ نسل کے لئے یادگار ثابت ہوں۔ وہ گزشتہ روز نیشنل کالج آف آرٹس کی سالانہ تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان فنون لطیفہ میں بھی گراں قدر ورثے کا حامل ہے مغلیہ دور کا فنِ تعمیر، گندھارا اسکول کی مجسمہ سازی خوبصورت خطاطی اور حسین مختصر تصویریں ہماری بیمثل روایات کی مظہر ہیں اور آج بھی ہم فن کی جدید اصناف میں اپنی ثقافت کا اظہار کر رہے ہیں افراد اور قوم دونوں کے لئے فن اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عہد حاضر کا نظریہ تعلیم اظہار ذات پر بہت زور دیتا ہے اور فن کی مختلف اصناف ہی وہ ذرائع ہیں جن سے ایک نوجوان اپنی ذات کا اظہار کرتا ہے۔ احساسات، جذبات، خیالات اور عقل و ہنر فن کے ذریعے اظہار پاتے ہیں اور آج دنیا بھر میں شخصیت کے اظہار کے اس طریقے کو شخصیت کو اجاگر کرنے اور اپنی ذات کو مجتمع کرنے کا ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

● ڈھاکہ ۱۵ رمئی۔ راجشاہی کے ڈپٹی کمشنر نے بھارتی باشندوں کے قابِ جنگ سب ڈویژن میں گھس آنے نہتے پاکستانیوں کو ہراساں کرنے اور ایک ٹیوب ویل اکھاڑ لے جانے کے خلاف مالدہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے احتجاج کیا۔

الامین ۱۵ رمئی۔ فیلڈ مارشل لارڈ منٹگمری نے کہا ہے کہ برطانیہ کی موجودہ پالیسی حقیقت پسندانہ نہیں ہے عالمی کشیدگی اور برطانیہ کی مالی مشکلات کا تقاضا ہے کہ برطانیہ اپنے تمام غیر ملکی فوجی اڈے ختم کر دے۔ البتہ مشرق وسطیٰ سے اڈے ہٹانے میں عجلت سے کام نہیں لینا چاہیئے انہوں نے یہ بات متحدہ عرب کے شہر الامین میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

ایتھنز ۱۵ رمئی۔ یونان کی فوجی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ فوجی حکام ملک میں پارلیمانی حکومت بحال کرنے کے سلسلہ میں ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔ انقلابی حکومت نے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جو ملک کے لئے نیا اور مضبوط دستور تیار کرے گی۔ جو عوام کی منشا اور امنگوں کے مطابق ہو گا۔ جب یہ دستور تیار ہو جائے گا۔ تو اس پر رائے شماری کرائی جائے گی۔ اور اگر عوام نے اسے منظور کر لیا تو ملک میں عام انتخابات کرانے کے لئے تاریخ مقرر کر دی جائے گی اور فوجی حکومت اقتدار عوامی نمائندوں کے سپرد کر دے گی۔

موذ جمیوں کو ہسپتالوں میں پہنچانے کے لئے کام لایا جائے گا

لنڈن ۱۵ رمئی سعودی عرب کے شاہ فیصل کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ شاہ فیصل کل وزیر اعظم مسٹر ولسن سے اہم مذاکرات کریں گے وہ ان دنوں برطانیہ کے سرکاری دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ برطانیہ کے با خبر ذرائع نے خبر دی ہے کہ وزیر اعظم ولسن اور شاہ فیصل جنوبی عرب وفاق بالخصوص عدن کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کریں گے

نئی دہلی ۱۵ رمئی بہار کے بعد اب راجستھان بھی شدید قحط کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ راجستھان میں پہلے ہی سے غذائی قلت تھی۔ لیکن اب اس میں مزید شدت پیدا ہو گئی ہے۔

کیٹو ۱۵ رمئی۔ کیوبا ڈور کے دارالحکومت کیٹو میں امریکی سفارت خانے کے قریب بم کا دھماکہ ہوا۔ سفارتخانے کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ دھماکے سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ سفارت خانے کی عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن۔ ۱۵ رمئی امریکہ نے برطانیہ کی ایک طیارہ ساز فیکٹری سے ۱۱۲ ادب روپے کی مالیت کے طیارے خریدنے کا اعلان کیا ہے۔ برطانوی وزارت دفاع کے ذرائع کے مطابق امریکہ جیٹ سٹریم طیارے خریدے گا۔ ان طیاروں کی رفتار ۲۵۰ میل ہوتی ہے اور یہ ایک وقت میں ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار میل کا سفر کر سکتے ہیں۔

امریکی ذرائع کے مطابق برطانیہ سے جو طیارے خریدے جائیں گے انہیں میدان جنگ سے

اعلان نکاح

عزیزم خورشید احمد پسر م سپرنٹنڈنٹ شعبہ برقیات تقریب شادی ہمراہ مسماۃ شمیم اختر بنت ماسٹر نور محمد خان صاحب بمقام مانسہرہ مورخہ ۵ کو بعد نماز جمعہ بخیر و عافیت کے ساتھ سر انجام پذیر ہوئی ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس تقریب کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عرفان اپیل نویس مانسہرہ امیر ضلع ہزارہ

ولادت

مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب پمپ مرچنٹ غلہ منڈی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "رفیع اللہ" تجویز فرمایا ہے۔ ولادت کے بعد سے مولود کی والدہ بیمار ہیں وہ اسی طرح مولود کو بھی جیاندس سے بخار ہے۔ احباب سے ہر دو کی کامل شفایابی و صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قاضی عزیز احمد

انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری۔ سوکھا پن۔ بدہضمی اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے اکسیر ہے فی شیشی تین روپے چھوٹی شیشی سوا روپیہ۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی نعمان کنگ راولپنڈی

۲۔ رشیدہ بروز ہفتہ رات دس بجے میرے بھائی عبد الصمد کھوکھر کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلا بچہ پیدا ہوا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی بابت دعا کی درخواست ہے

عبد القیوم کھوکھر جنرل سٹور کوٹلی

آزاد کشمیر

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرغوب و محبوب مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک پروگرام تجویز کیا ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ایک قلیل المیعاد منصوبہ جسے فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دوسرا طویل المیعاد منصوبہ جس کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں آمد کی مقدار کے مطابق اسے مکمل کیا جائے۔

قلیل المیعاد منصوبہ جسے فوری طور پر شروع کرنے کا پروگرام منظور کیا گیا ہے اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ بڑی خواہش تھی کہ ایسی علمی کتب اور رسائل محققانہ رنگ میں لکھے جائیں جو جماعتی اور اسلامی ضروریات کو پورا کرنے کا اور موجودہ زمانہ کی مشکلات میں راہ نمائی کا باعث ہوں۔ فاؤنڈیشن نے ایسی کتب و رسائل کی تالیف کے لئے ترغیب و تحریص کی غرض سے گرانقدر انعامات مقرر کئے ہیں جو فاؤنڈیشن کی منظور کردہ شرائط پر پورا اترنے والی تصانیف پر دئے جائیں گے ذیل میں فاؤنڈیشن کی منظور کردہ ان شرائط پر مشتمل اعلامیہ کا متن جماعت کے اہلِ قلم اصحاب کی اطلاع اور افادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

اعلامیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احبابِ جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی تکمیل کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالےٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیارِ شناخت نبوّت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت۔ وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیاء سابقہ۔ تاریخِ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخِ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔ؔ

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵۔ پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہؤا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہوگا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنّف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ بورڈ سے استصواب کرلے۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔ والسلام

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ

ؔ چونکہ اس سال یہ اعلان پہلی مرتبہ اپریل میں کیا گیا تھا اس لئے اس دفعہ سال یکم مئی سے ۳۰ اپریل تک سمجھا جائے گا اور مسودہ دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۶۸ء ہوگی۔

قربانی کے ذریعے ترقی کا زرّیں اصول

حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قربانی کے ذریعہ ترقی کا زرّیں اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

”میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریکِ جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کرکے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

میرا منشاء یہ ہے کہ دوستوں کے اندر استقلال پیدا کروں چاہے اس کے لئے مجھے ان کے گلوں میں جھولیاں ڈالنی پڑیں اور بھیک منگوانی پڑے۔ اب میں اُن کے اندر وہ حالت پیدا کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی شکل سے ظاہر ہو کہ یہ اللہ تعالےٰ کے در کے فقیر ہیں۔“

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی مردان کی اہلیہ وہاں شدید بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ سنگاپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴